اور وہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا تھا۔ مسٹر لی پنگ نے اپنے دورۂ ہند کے دوران میں کہا تھا کہ متنازعہ کو بالائے طاق رکھ کر باہمی تعلقات کو دوستانہ بنایا جاسکتا ہے۔ چنانچہ اسی اسپرٹ کے تحت دونوں ملکوں میں مختلف شعبہ ہائے زندگی میں تعاون اور تبادلہ کے کئی معاہدے طے پائے۔ تبت کے متعلق انہوں نے کہا یہ چین کا اٹوٹ حصہ ہے۔ ہندوستان نے اس موقعہ پر اپنے اس موقف کا اعادہ کیا کہ تبت پر اگرچہ چین کا غلبہ ہے، لیکن تاریخی طور پر یہ ایک نیم خود مختار خطہ ہے۔ اس موقعہ پر چین کے رویہ میں ایک خاص تبدیلی یہ دیکھنے میں آئی کہ اس نے پہلی بار تبتی لیڈر دلائی لامہ کو بات چیت کی پیش کش کی۔ یہ ایک خوش آئند علامت ہے۔ شاید سوویت یونین میں ہونے والی تبدیلیاں چین کے رویہ میں تبدیلی کا باعث بنی ہوں۔ عالمی صورت حال تبدیل ہو چکی ہے۔ کوئی وقت جارہا ہے جب سوویت یونین کی آزادی کی لہر چین میں پہونچے گی۔ یہ مرحلہ چین کے لئے آزمائش کا مرحلہ ہوگا دیکھئے ایشیا کے اس خطہ میں کیا کچھ سیاسی تبدیلیاں ہوں گی۔ سوویت یونین ختم ہو چکا اب دنیا میں صرف ایک ہی بڑی طاقت ہے جس کا نام امریکہ ہے۔ لیکن ایشیا کے اس خطہ میں ایک اور طاقت بھی ابھر رہی ہے اس کا نام جاپان ہے۔ جاپان کی بڑھتی ہوئی صنعتی طاقت سے امریکہ بھی پریشان ہے۔ جب سیاسی مبصر جاپان کو دیکھتے ہیں تو چین کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ لیکن اس خطہ میں چین بھی ایک بڑی طاقت ہے اسے نہ بھولنا چاہیئے۔

چین سائنسی علوم وفنون میں کسی بھی ترقی یافتہ ملک سے پیچھے نہیں ہے۔ یہ ابھی تک دنیا کی نمبر ایک طاقت بن جاتا۔ لیکن اس کی کثیر آبادی نے اسے ایک طاقتور ترین ملک بننے سے روک دیا۔ چین میں بھی ہندوستان کی طرح آبادی کی شرح میں کمی لانے کی تدبیریں ابھی تک ناکام ہیں۔

مسلمانوں میں جمود

زمانہ کہاں سے کہاں جا رہا ہے۔ لیکن مسلمانوں پر جمود طاری ہے سیاست ہو، یا تجارت، صنعت ہو یا تعلیم، غرض کہ کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے۔ جس میں جمود طاری نہ ہو۔ ان کے اندر اس وقت کوئی ایسی قیادت موجود نہیں ہے جو موجودہ جمود و پسماندگی کا احساس انہیں دلاسکے۔ بے حسی کا یہ عالم ہے کہ مرض تک پتہ نہیں۔ علاج کیا خاک ہوگا۔ اس وقت مسلم قیادت جن ہاتھوں میں ہے کیا دیانتداری کے

... کی ہے کہ اس قیادت کو دورِ حاضر کے مسائل یا خاص طور پر ملی مسائل کا علم ہے۔
... مسلمانوں میں ایک تعلیم یافتہ طبقہ ہے۔ لیکن اس طبقہ کا حال یہ ہے کہ اس کو صرف اپنے مفادات سے، زندگی کی عشرتوں اور آسائشوں سے دلچسپی ہے۔ اس طبقہ کا شاید ہی کوئی فرد ملت کے تئیں اپنا فرض ادا کر رہا ہو۔

ضرورت اس بات کی ہے کہ سیاسی زندگی سے کنارہ کش ہو کر تعلیمی اور تجارتی و صنعتی زندگی میں مسلمان زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ کتنے ہی تاجر ایسے ہیں جن کے پاس سرمایہ ہے لیکن وہ اپنے سرمایہ کو کاروبار میں نہیں لگا رہے ہیں۔ کتنے ہی گریجویٹ اور سائنسداں ایسے ہیں، جن کے دماغوں میں اعلیٰ سے اعلیٰ پلان موجود ہیں لیکن وہ سرمایہ نہ ہونے کے باعث اپنے اس پلان کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتے مسلم سرمایہ داروں کا فرض ہے کہ وہ اپنے سرمایہ کے ساتھ ان پلانوں کو عملی جامہ پہنانے میں مدد کریں۔ اس طرح امداد باہمی انجمنوں کے ذریعہ مسلمانوں کو کئی تجارتی اور صنعتی پلان دیئے جا سکتے ہیں اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک ملی تحریک چلائی جائے۔ کیا مسلم دانشور ہماری اس تجویز پر غور کریں گے

اٹھو وگرنہ حشر نہ ہووے گا پھر کبھی
دوڑو زمانہ چال قیامت کی چل گیا

> ماہنامہ برہان کا نومبر و دسمبر ۱۹۹۱ء میں جو مختصر نمبر شائع ہوا ہے اس میں یہ مضامین بھی شامل ہونے تھے کسی مجبوری کے تحت ایسا نہ ہو سکا لہٰذا اب شائع کئے جا رہے ہیں — معذرت کے ساتھ۔ مینجر